از امام ولی اللہ دہلویؒ

معاشرتی زندگی کے آداب

انسان کا مدنی الطبع ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی عنایتِ ازلیہ کا کرشمہ ہے۔ اجتماعی زندگی کے بغیر اور ابنائے نوع کے تعاون سے بے نیاز ہو کر وہ اپنی زندگی کی تدبیر، تعمیر اور تحسین نہیں کر سکتا معاشرتی زندگی ایسے آداب کے بغیر بسر ہو نہیں سکتی جو افراد کے آپس میں محبت، تعاون اور تناصر کا رشتہ پیدا کریں اور پھر اس رشتہ کو برقرار اور استوار بھی رکھیں۔

اگر ان پر بُرے عوامل اثر انداز ہو کر ان میں فساد پیدا کریں تو ان عوامل کا استیصال کرنا چاہیئے اور ایک بار پھر نفرت و دشمنی کی بجائے باہمی الفت و محبت کی طرف لوٹنے کی تدبیر کرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ باہم میل جول کے مفید نتائج تب ہی ہاتھ آتے ہیں جب آپس میں محبت اور الفت کا رشتہ قائم ہو۔

معاشرتی زندگی میں انسان کا جن لوگوں سے زیادہ قریبی تعلق رہتا ہے۔ وہ اس کے ذوی الارحام (قریبی رشتہ دار) پڑوسی اور دیگر دوست آشنا اور متعلقین ہوتے ہیں مثلاً ہم درس، ہم پیشہ اور ایک ہی حلقۂ خدمت و ارادت کے ہم نشین وغیرہ وغیرہ۔ ان کو چاہیئے کہ آپس میں ملاقات کا سلسلہ جاری رکھیں، مناسب موقعوں پر ایک دوسرے کو ہدیہ اور پیش کش دیا کریں اور ایک دوسرے سے دوری کے وقت خط و کتابت کے ذریعہ حال و احوال معلوم کیا کریں اور امورِ معاش میں ایک دوسرے کی حتی المقدور اعانت و امداد کریں مصیبت کے وقت ہمدردی سے دریغ نہ کریں۔ گفتگو میں خوش طبعی اور شیریں زبانی کو ملحوظ رکھیں اور تکالیف و شدائد میں ایک دوسرے کی غم گساری کریں۔ انہی باتوں سے الفت بڑھتی اور محبت زیادہ ہوتی ہے اور انہی پر عمران و تمدن کی بقا کا دارومدار ہے۔

(البدور البازغہ مترجم صفحہ ۱۴۶)

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

حکمران جماعت اور قرآنی پروگرام

قانون کی پابندی کا انتظام ایک جماعت کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اور وہ حکومت کرنے والی جماعت ہی ہو سکتی ہے۔

قانون کا انتظام کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ امانت دار ہو اور اپنا فرض ادا کرنے والی ہو صحیح طور پر قانون کی پابندی کرانے والی جماعت کا سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ وہ قانون کی تعلیم عام لوگوں کو اسی طرح دینا شروع کرے جیسے باپ اپنی اولاد کو پڑھاتا ہے پھر قانون کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دینا بھی انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہو گا وہ مخالف جماعتیں یا تو اسی پارٹی کے اندر شامل ہوں گی یا باہر جو اندر ہوں گی انہیں قانون توڑنے کی سزا دینے کا نام تعزیر ہے اور جو باہر ہوں گی ان سے جنگ لڑنی پڑے گی۔ تعزیر اور جنگ دونوں میں جتنی قوت استعمال کرنے کی ضرورت ہے اتنی ہی استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ قانون چلانے والی پارٹی عام لوگوں سے فقط قانون کی پابندی کرائے گی اور ان کی طرح خود بھی اس قانون کی پابندی کرے گی وہ ان سے اپنی خواہشوں کی پیروی نہیں کرائے گی کیونکہ یہ ظلم ہے قانون کی صحیح پابندی کے لیے زبان میں اصطلاحی لفظ تکلیف بولا جاتا ہے۔ (ترجمہ حجۃ البالغہ تمہید باب ع۶)

جو امت قرآن کریم کا پروگرام نہیں اپنائے گی وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گی۔ مسلمان قرآن کی عالمی تنظیمی دعوت کا پروگرام لے کر اُٹھے تھے اور پھر اپنی اس تنظیمی دعوت میں کامیاب ہو گئے اور صرف پچاس سال کی مدت یعنی واقعہ صفین کی تحکیم تک ہوا۔ اب جو کوئی امت تنظیمی دعوت لے کر اُٹھے گی تو وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہو گی۔ جب تک وہ قرآن کے پروگرام کو نہ اپنائے گی۔

(الہام الرحمٰن)